اداریہ

ہیں جذب باہمی سے قائم نظام سارے
پوشیدہ ہے یہ نکتہ تاروں کی زندگی میں

علمی واصولی اختلاف امت میں باعث رحمت ہے۔ یہ اختلاف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مابین دورِ نبوت میں بھی موجود تھا مگر تب اختلاف کے باوجود سب کے جسد واحد تھے۔ آپس کے عزت واحترام اور برداشت نے انہیں جانی دشمنوں سے بھائی بھائی بنا دیا تھا۔ داحس، غبراء اور بسوس جیسی لمبے عرصوں تک جاری رہنے والی لڑائیاں انتہائی معمولی باتوں پر شروع ہوتیں اور کئی نسلیں ان لڑائیوں کی بھینٹ چڑھتی رہتیں۔ وہی لوگ جو اپنے جانوروں کو دوسرے کے جانوروں سے پہلے پانی پلانے اور گھڑ دوڑ میں دوسرے کا گھوڑا آگے بڑھنے سے روکنے کے لیے انسانی جانوں کو ارزاں سمجھتے تھے وہ حلقہ بگوش اسلام ہونے کے بعد شیر وشکر ہو گئے۔ پھر وہ دوسروں کی جانوں کو اپنی جانوں پر اور اپنی اولاد پر ترجیح دینے لگ گئے کہ ان کی صفات قرآن مجید نے بیان فرمائیں۔ جنگ میں زخموں سے چور ہیں اور جان بلب ہے مگر خود پانی نہیں پیتے کہ دوسرا زخمی اس پانی کا زیادہ مستحق وضرورت مند ہے۔ یہی لوگ قیامت تک تمام مسالک کے مسلمانوں کے لیے ایمان کا معیار ہیں کہ جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی رضا کا سرٹیفکیٹ جاری فرما دیا۔

لیکن اب مخالفت میں صبر وبرداشت کم ہوتے ہوتے اس حد تک آ گیا کہ امت افتراق وانتشار کا شکار ہو گئی۔ یہ افتراق وانتشار اتنا بڑھا کہ اپنی پہچان کے لیے ٹوپیوں، پگڑیوں اور جھنڈوں کے رنگ بھی مخصوص کر دیے گئے۔ یوں اپنے مسلک والوں کی دور سے دیکھنے پر پہچان آسان بنا دی۔ دوسرے مسلک والوں کو سلام تک بھی نہیں کیا جاتا۔ دوسرے مسلک کے لوگوں سے ہاتھ ملانے پر نکاح فاسد ہونے کے فتوے جاری کیے جاتے ہیں۔ اپنے مسلک کے علاوہ کسی دوسرے مسلک کے بڑے سے بڑے محدث سے علمی سند لینا کفر گردانا جانے لگا۔ ایسی صورت حال میں ہر مسلک والے اتحاد کی صدائیں تو لگاتے ہیں مگر اتحاد مزید مفقود ہوتا جا رہا ہے۔ بات اور آگے بڑھی تو ایک دوسرے کی عبادت گاہوں میں مخالف مسلک والوں کو دوران عبادت ذبح کیا جانے لگا۔ غیروں نے بھی اس مخالفت کو ہوا دی مگر بقول مولانا روم کلہاڑا اس وقت تک درخت کو نہیں کاٹ سکتا جب تک کہ کاٹے جانے والے درخت کی نسل سے ہی کلہاڑے کو دستہ نہ لگا دیا جائے۔

عصر حاضر میں مختلف مکاتب فکر کے دینی مدارس میں پڑھایا جانے والا نصاب حتی کہ کتب بھی ایک ہی ہیں مگر اس کے باوجود ایک مسلک کا طالب علم اگلی جماعت میں دوسرے مسلک کے مدرسہ میں داخلہ لینے کا اہل نہیں قرار پاتا۔